رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | سوموار ۵ صفر المظفر ۱۴۰۳ ہجری، ۲۲ نبوت ۱۳۶۱ ہش، ۲۲ نوبر ۱۹۸۳ء | نمبر ۲۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ، ۲۱ نبوت، نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت بہتر ہے۔ آج صبح سے متلی کی تکلیف پھر سے ہو رہی ہے"

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے افراد اپنی نمازوں کی حفاظت کریں

نمازوں کے صحیح التزام کے بغیر ہم دنیا کی اصلاح نہیں کر سکتے

اس کے لئے گھروں میں بار بار اور مسلسل صبر سے تلقین کرنے کی ضرورت ہے

جلسہ سالانہ تک ذیلی تنظیمیں گھر گھر جا کر نمازوں کی تلقین کا اہتمام کریں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۲۰ نبوت، نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں کیونکہ نمازوں کے صحیح التزام کے بغیر ہم دنیا کی تربیت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح جمعہ میں بھی حاضری بڑھائی جائے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات مسجد اقصیٰ میں آج یہاں نماز جمعہ سے قبل خطبہ دیتے ہوئے فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس مقصد کے لیے ہر گھر میں بار بار اور مستقل مزاجی سے تلقین کرنے کی ضرورت ہے حضور نے اہل ربوہ کو اس ضمن میں خصوصی طور پر متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے دن سے لے کر جلسہ سالانہ تک بکثرت ایسے ناصحین کی ضرورت ہے جو گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کر توجہ دلائیں اور نمازوں کے لیے مساجد میں آنے کی تلقین کریں۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝

(مریم: ۵۵-۵۶)

ترجمہ:۔ اور تو قرآن کے مطابق اسمٰعیل کا بھی ذکر کر۔ وہ بھی یقیناً سچے وعدوں والا تھا اور رسول (اور) نبی تھا۔ اور اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا۔ اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ (وجود) تھا۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا عبادت وہ مقصد ہے جس کی خاطر قرآنی بیان کے مطابق جن و انس کو پیدا کیا گیا ہے۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عبادت سے مراد صرف حقوق اللہ کی ادائیگی ہے اور اسی وجہ سے یہ بھی اعتراض پیدا ہوا کہ اللہ نے گویا انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ حضور نے فرمایا امر واقعہ یہ ہے کہ اگر عبادت سے مراد صرف حقوق اللہ کی ادائیگی ہو تو بھی اس میں تمام تر فائدہ صرف ان بندوں کا ہے جو عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی حقوق اللہ ادا کرے گا تو ساتھ ہی بندوں کے بعض حقوق ادا ہوں گے۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔

کہ نماز فحشاء اور منکرات سے بچاتی ہے

اس طرح سے یہ نماز ہے جو خالصتاً بندوں کے حقوق ادا کرنا سکھاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عبادت کا مفہوم یہ ہے

(باقی صفحہ ۴ پر)

احباب جماعت میں بیداری کی نئی لہر

۵۰ فیصد سے زائد اضافہ کیساتھ بجٹ ارسال کرنے والی جماعتوں کی پہلی فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ بر موقع افتتاح مسجد بشارت سپین کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک خوشکن تبدیلی رونما ہو رہی ہے اور ایک نیا جوش اور ولولہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جماعتیں اپنے اپنے بجٹ میں نمایاں اضافہ کر رہی ہیں الحمد للہ۔ اب تک جن جماعتوں کی طرف سے ۵۰ فیصد سے زائد اضافہ کے ساتھ بجٹ موصول ہوئے ہیں ان کی پہلی قسط بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے۔

(۱) جماعت احمدیہ گوجر خان ضلع راولپنڈی
(۲) " " سمبڑیال " سیالکوٹ
(۳) " " سیالکوٹ چھاؤنی "
(۴) " " وسن کے ضلع "
(۵) " " نشتر آباد " "

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب احباب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال۔ آمد)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۶ نومبر ۱۹۸۳ء کو مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ بنت مکرم منیر احمد خان صاحب کے نکاح بمعراہ مکرم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب کا اعلان بعوض مبلغ ۲۵ ہزار روپے حق مہر فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر مختصر طور پر پُر معارف خطبہ نکاح بھی ارشاد فرمایا۔

مکرم سید ناصر احمد صاحب محترم سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر آف سکولز کے پوتے ہیں اور مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب (جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں تھے) کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزان محمد اکرم عارف و منصورہ شریف کو یکم محرم الحرام ۱۴۰۴ھ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ عزیزہ نومولودہ کا نام مدیحہ تجویز کیا گیا ہے۔ عزیزہ مکرم میاں محمد عامل صاحب سرگودھا کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ جملہ احباب سے عزیزہ نومولودہ کے ہم سب کے لیے قرۃ العین ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری محمد شریف سابق مبلغ انچارج بلاد عربیہ و افریقہ غربیہ)

● میرا لڑکا عزیزم عبدالرفیق آصف کئی ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ پہلے کی نسبت گو بیماری میں افاقہ ہے مگر ریڑھ کی ہڈی میں درد اکثر شدت اختیار کر جاتی ہے اور ایک دو روز سے کھانسی کی تکلیف بھی ہے جس کی وجہ سے عزیز موصوف سخت بے چین ہو جاتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہماری پریشانیوں کو دور کرے آمین۔ (احمد دین کارکن نصرت آرٹ پریس ربوہ)

● میرا لڑکا عزیزم مبشر احمد بعمر پانچ ماہ سردی لگ جانے کی وجہ سے اچانک بیمار ہو گیا ہے۔ سانس میں دقت محسوس ہوتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد مکمل صحت عطا فرمائے آمین (محمود انور خوشنویس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ

۲۲ نبوت ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامورین الٰہی کے مخالفین اور ان کی نفسیات

اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ گمراہ اُن لوگوں کو قرار دیا ہے جو صریحاً شیطان کے نقشِ قدم پر چل رہے ہوتے ہیں اس کے باوجود سمجھتے یہ ہیں کہ وہ ہدایت کے راستہ پر گامزن ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ○ (الاعراف آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ایک فریق کو اُس نے ہدایت دی لیکن ایک فریق سے جس پر (اُس کے اپنی کرتوتوں کی وجہ سے) گمراہی واجب ہوگئی ہے (یعنی وہ گمراہی کا مستحق ٹھہرا ہوا ہے۔) انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔ اور (پھر بھی) وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

ظاہر ہے کہ جو لوگ بُرے افعال کے مرتکب ہو رہے ہوں اور انہیں اپنے افعالِ بد کے ارتکاب کا احساس ہو ان کے سُدھرنے اور راہِ راست پر آنے کی امید کی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسے لوگ جو بُرے افعال کے ارتکاب میں اس درجہ بڑھے ہوئے ہوں کہ کھلم کھلا شیطان کے کہنے پر چل رہے ہوں اور اس کے باوجود وہ سمجھتے یہ ہوں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے سُدھرنے اور راہِ راست پر آنے کی کوئی امید نہیں ہوتی۔ وہ فی الحقیقت حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ کے مصداق ہوتے ہیں جو لوگ شیطان کے قبضہ و تصرف میں چلے جائیں اور اس کے نتیجہ میں ان کے ہدایت پانے کے تمام راستے مسدود ہو جائیں ان سے بڑھ کر بھلا اور کون گمراہ ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صرف ایسے لوگوں کا ذکر ہی نہیں کیا ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ ایسے لوگ اس پرلے درجہ کی گمراہی میں مبتلا کیوں ہوتے ہیں۔ آخر ان کی عقلوں پر ایسا پردہ کیوں پڑ جاتا ہے کہ وہ شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے کے باوجود سمجھ یہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہیں۔ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ یہ لوگ دُنیا اور اس کی زینتوں میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ اخلاق، جملہ مذہبی اقدار اور بالخصوص عدل کو یکسر فراموش کر دیتے ہیں اور پھر بھی سمجھتے یہ ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اچھا کر رہے ہیں اور یہی عین منشائے خداوندی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان دنیا داروں کی ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○ (الکہف آیات ۱۰۴، ۱۰۵)

ترجمہ:۔ تُو (انہیں) کہہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جن کی (تمام تر) کوشش اس دنیوی زندگی کی کشمکش میں ہی غائب ہو گئی ہے اور (اس کے باوجود) وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہ دنیا کی زینتوں پر مرمٹنے اور انہی کے حصول میں ہر دم محو رہنے والے ہی ہوتے ہیں جو آخرت کے منکر ہو کر اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے اور اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی آواز پر کان دھرنے کی بجائے ان کا تمسخر اڑاتے اور انہیں اور ان کے ماننے والوں کو مظالم کا تختۂ مشق بناتے ہیں۔ اگلی آیات میں ان کی اس ظالمانہ روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ○ (الکہف ۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمہ:۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ان کے تمام اعمال گر کر (اسی دنیا میں) رہ گئے ہیں۔ چنانچہ قیامت کے دن ہم انہیں کچھ بھی وقعت نہیں دیں گے۔ اور ان کا بدلہ (یعنی) جہنم اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے کفر کا طریق اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو (اپنی) ہنسی کا نشانہ بنایا۔

الغرض ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور اس کے ظاہر کردہ نشانوں کا وہی لوگ انکار کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے اور ان کے خلاف ظلم و ستم کا بازار گرم کرتے رہے جو پرلے درجہ کے دنیادار، فسق و فجور میں مبتلا اور اپنی بداعمالیوں پر فخر کرنے والے تھے اسی لئے وہ ہدایت سے محروم رہے۔ اور بالآخر خدائی فیصلہ ان کے خلاف نافذ ہو کر رہا۔ اگر دیکھا جائے تو ان سب برائیوں کی جڑ ایک ہی ہے اور وہ ہے حُبِّ دنیا۔ جب دنیا میں اس کا دور دورہ ہو جائے تو پھر ایسے لوگ اصلاحِ خلق کی غرض سے منجانب اللہ آنے والے کی مخالفت کرتے اور آخر کار کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہیں رہتے۔

زمینِ اندلس و ہسپانیہ اسلام تجھے

ترے امیں ترے دامن میں لوٹ آئے ہیں
گئی تھی لے کے جو اس کو گردشِ دوراں
گئے زمانوں کی تاریخ موڑ لائے ہیں!

چلی ہے ٹھنڈی ہوا آج پھر بکوئے سپین
زمانہ آج پھر دہرا رہا ہے اک تاریخ
دمک رہا ہے قدومِ قدس سے روئے سپین

وہی ہیں قرطبۂ اشبیلیہ کے سنگِ میل
وہی ہے آج بھی شان و شکوہِ الحمراء
وہی ہے دامنِ جبرالٹر پہ نقشِ جمیل

رواں ہے قافلہ سوئے فلک دعاؤں کا
یہ بام و منبر و محراب و گنبد و مینار
ہر ایک نقش حسیں ہے تری وفاؤں کا

وہ خوش نصیب ہیں جن کا ہے احترام تجھے
زمینِ اندلس و ہسپانیہ و غرناطہ
مری طرف سے بھی اُلفت بھرا سلام تجھے

میں چاہ کر بھی ترے پاس آ نہیں سکتا
میں پر بُریدہ قفس میں اسیر ہوں کب سے
تڑپ ہے دل میں مگر پَر ہلا نہیں سکتا

مگر اے شان و شکوہِ گزشتگاں کی زمیں
میں دُور رہ کے بھی سب سے قریب ہوں تیرے
تری جبیں ہے اسلافِ رفتگاں کی امیں

مری دُعا بھی ہے شاملِ دعائے طاہر میں
مری نوا بھی ہے شاملِ نوائے طاہر میں

(ایچ۔ آر۔ ساحر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

موعود مذاہب کے منتظرین

(محترم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب — امریکہ)

یہودیت، عیسائیت، بدھ مت، ہندومت سکھ مت اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کے پیروکار اپنے اپنے عقائد کے مطابق اس آخری زمانہ میں ایک مصلح کی بعثت کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ان سب مذاہب کی کتب مقدسہ میں اس آنے والے موعود کا اجمالاً اور تفصیلاً ذکر موجود ہے اور اس کی آمد کی بے شمار علامات ان میں بتائی گئی ہیں۔

اس موعود کی بعثت کا ذکر اس قدر عام ہوا کہ مذہبی دنیا کے علاوہ دوسرے غیر مذہبی مکاتیب فکر میں بھی اس کے تذکرے ہونے لگے۔ چنانچہ سولہویں صدی کے ایک مشہور مغربی مفکر نوسٹرڈاموس نے اپنی رباعیات میں بہت سی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اس نے ہٹلر کے عروج و زوال، دوسری عالمی جنگ اور زمانہ کے بے شمار نشیب و فراز کا ذکر کیا ہے۔ انہی رباعیات میں اس نے آخری زمانہ میں ایک مصلح کے ظاہر ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کی دو رباعیات پیش ہیں۔

اس موعود کا ذکر اور انتظار اس قدر عام ہوا کہ مشرقی حلقے تو علیحدہ رہے، مغربی حلقوں میں بھی اس کے تذکرے ہونے لگے اور بڑی بے قراری کے ساتھ اس کا انتظار ہونے لگا۔ مفکرین اور شعراء نے اس بعثت اور ظہور سے متعلق پیشگوئیاں کیں۔ چنانچہ اس مضمون میں آج مشرقی دنیا سے ہٹ کر اسی مغربی دنیا کا ایک جائزہ پیش کیا جائے گا۔ جس سے یہ معلوم ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی پیارے کو دنیا میں مامور کر کے بھیجنا ہو تو اس کی تائید میں ہر قسم کے لوگوں کے دل میں اس لیے انتظار کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ سب لوگوں اسے پہچانیں یا نہ پہچانیں۔ مانیں یا نہ مانیں۔

(۱) سولہویں صدی کے ایک مشہور مغربی مفکر نوسٹرڈاموس نے اپنی رباعیات میں بہت سی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اس نے ہٹلر کے عروج و زوال دوسری عالمی جنگ اور زمانہ کے نشیب و فراز کا ذکر کیا ہے۔ انہی رباعیات میں اس نے آخری زمانہ میں ایک مصلح کے ظاہر ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کی وہ دو رباعیات جن سے یہ ذکر موجود ہے اردو ترجمہ کی صورت میں پیش ہیں — وہ کہتا ہے کہ

(۱) "چاند پر تاریکی چھا جائے گی۔ اور سورج کو بھی گرہن لگ جائے گا۔ اس وقت وہ عظیم الشان شخص جو عرصہ سے پوشیدہ ہے ظاہر ہو جائے گا اور روحانیت کو مادیت پر غلبہ دینے کا باعث ہو گا۔"

۲۔ "موعود مذاہب جس کا ایک لمبے عرصے سے انتظار تھا ظاہر ہوگا لیکن یورپ میں خود نہیں آئے گا۔ اس کا ظہور ایشیا میں ہوگا۔ اس کا تعلق ایک معزز خاندان سے ہوگا اور مذہب (اسلام) کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا باعث ہوگا۔"

چنانچہ ٹھیک اس زمانہ میں ان مندرجہ بالا علامات کے درمیان سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مجدد و مصلح کی حیثیت سے ظاہر ہوئے اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اتباع میں اسلام کی حقانیت اور غلبہ کی فکر میں منہمک ہوئے۔ کیا خوب فرمایا ہے۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا کوئی اور ہی آیا ہوتا۔

نیز فرمایا:۔

بارہا جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تمکو شمس و قمر بھی بتا چکا۔

(۲) ولیم ملیر ایک زمیندار تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ انہیں عیسائی مذہب سے دلچسپی اور پھر مذہبی تحقیق کا شعور پیدا ہوگیا۔ چنانچہ وہ پادری بن گئے اور بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح کی آمد ثانی کا پرچار کرنے لگ گئے۔ اب سب سے پہلا اعلان پادری ملیر نے ۱۸۳۱ عیسوی میں کیا کہ حضرت مسیح کا نزول نزدیک ہے۔ اس اعلان کی توثیق و تصدیق۔ آسمانی نشانات سے ہوئی جبکہ ۱۸۳۳ء میں آسمان پر بے شمار ستارے ٹوٹے۔ پھر سورج کے گرد حالے بنے اور پھر ۱۸۴۳ میں ایک عجیب اڑن طشتری نظر آئی جس کا ذکر قدیمی پیشگوئیوں میں تھا کہ مسیح کی بعثت ثانی کے قریب نظر آئے گی۔ زمینی اور آسمانی نشانات کی بوچھاڑ سے ولیم ملیر کے کئی ہمنوا پیدا ہو گئے اور سب مل کر مسیح کی بعثت ثانی کا انتظار کرنے لگے۔ ان منتظرین کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ کا یہ کہنا تھا کہ جونہی حضرت مسیح اس دنیا میں آئیں گے اس وقت اس جہان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور دوسرے گروہ کا یہ یقین تھا کہ حضرت مسیح کے نزول کے ساتھ ایک ہزار سالہ سکون و راحت کا سنہری دور شروع ہو جائے گا۔

ولیم ملیر نے تاریخ نزول ۳ر اپریل ۱۸۴۳ کا اعلان کیا۔ اور نیویارک ہیرلڈ میں کئی بار ملیر کا یہ اعلان شائع ہوا اور ساتھ ہی یہ کہ اسی دن نیویارک نذر آتش ہو جائے گا۔ ہزاروں افراد جو ملیر کے ہمنوا تھے حضرت مسیح کو دیکھنے کے لیے مضطرب و بیتاب تھے۔ چنانچہ ویسٹ فورڈ ماساچوسٹ (امریکہ) میں ہزاروں افراد مسیح کے نزول کا بے چینی سے انتظار کرنے لگ گئے۔ ان میں سے اکثر لوگوں نے سر پر کفن باندھ لیے تھے اور ۳ر اپریل ۱۸۴۳ء سے پہلے اپنی جائیدادیں بیچ ڈالی تھیں چونکہ وہ سمجھتے تھے کہ مسیح آسمان سے اتر کر انہیں اپنے ساتھ ہی آسمان پر واپس لے جائیں گے اور یہ ساری دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی۔ لیکن ایک گروہ اس اجتماع میں ایسا بھی تھا جو مسیح کے نزول کے بعد ایک ہزار سالہ امن و اطمینان کے دور کا عقیدہ رکھتا تھا۔

۳ر اپریل ۱۸۴۳ء کا دن تھا ایک انبوہ کثیر ویسٹ فورڈ میں جمع تھا اور تن من دھن سے مسیح کی بعثت ثانی کے وقت اس پر ایمان لانے کے لیے مضطرب و بیتاب تھا۔ یہ لوگ زور زور سے نعرے لگا رہے تھے:۔

"ہالے لویا! ہالے لویا!! (خدا کی حمد و ثنا ہو) مسیح کی آمد ثانی کا وقت آپہنچا ہے!" اس دن ایک بگل بار بار بجایا گیا اور ہالے لویا! کا شور مچایا گیا۔ لیکن ۳ر اپریل ۱۸۴۳ء کا دن آیا اور یونہی گزر گیا اور ان منتظرین کے لیے موعود آسمان سے نیچے نہ اترے۔ لوگوں کو بہت مایوسی ہوئی لیکن ولیم ملیر نے اس اجتماع کی پھر ڈھارس بندھائی اور کہا کہ وہ مایوس نہ ہوں چونکہ زمینی اور آسمانی علامتیں بتا رہی ہیں کہ مسیح کی بعثت ثانی کا زمانہ شروع ہونے والا ہے اور کہا کہ ۳ر اپریل ۱۸۴۳ء کی تاریخ کے تعین میں انہیں غلطی لگی ہے۔ اس میں یہ تاریخ ۲۲ مارچ ۱۸۴۴ ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ولیم ملیر کے پیروکاروں نے ہمت نہ ہاری اور نئی تاریخ کا کا انتظار کرنے لگے تاکہ اس دن پیشگوئیوں کے مطابق مسیح کی دوسری بعثت کے وقت اس سے ملاقات کر سکیں۔ لیکن ۲۲ر مارچ ۱۸۴۴ عیسوی کا دن بھی آیا اور گزر گیا اور منتظرین کے لیے مسیح کا نزول اس دن بھی نہ ہوا ولیم ملیر نے ایک دفعہ مزید اپنی غلطی کا اعتراف کیا کہ ۲۲ر مارچ ۱۸۴۴ء کی تاریخ کے تعین میں انہیں پھر غلطی لگی ہے اور یہ تاریخ درست نہیں تھی حقیقت میں نزول مسیح ۲۲ر اکتوبر ۱۸۴۴ء کو ہوگا اور یہ تاریخ قطعی اور یقینی بتائی اس دن پھر ایک اجتماع تھا جو دل و جان سے مسیح کے نزول کا منتظر تھا۔ کہتے ہیں اس گروہ میں ایک زمیندار تھا جو اپنی چند گائیں لے کر آیا تھا کہ منتظرین کو دودھ پلاتا رہے گا جبکہ وہ نزول مسیح کا انتظار کر رہے ہوں گے لیکن وہ دن بھی آیا بھی اور گزر گیا اور یہ شخص اپنی گائیں لے کر رخصت ہوتے وقت کہہ رہا تھا کہ زمانے کی علامتیں اور آسمان کی نشانیاں تو پوری ہو گئیں لیکن مسیح کہاں ہیں؟ میں تو ساری گائیں لے کر یہاں آگیا تھا تاکہ منتظرین کی تواضع کر سکوں لیکن اب میں ان گائیں کو گھر لے جاتا ہوں بچوں سے دودھ چھڑوا کر لایا تھا۔ اب واپس جا کر انہیں دودھ پلاتا ہوتا ہوں۔ اور اسی مایوسی سے وہ اپنی گائیں واپس لے کر چلا گیا۔ اسی طرح اس گروہ میں ہر شخص نے اپنے اپنے رنگ میں حسرت و قیاس کی باتیں کیں وہ لوگ بھی شوق و انہماک سے مسیح کی بعثت ثانی کے لیے بے تاب تھے۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۸۴۴ء کا دن بھی گزر گیا۔ اس دن تک ملیر کے پیروکاروں کی تعداد ۱۰۰،۰۰۰ تک پہنچ چکی تھی لیکن اس گروہ نے زمینی اور آسمانی نشانات پورا ہونے کے باوجود مسیح کو آسمان سے اترتے نہ دیکھ کر مایوسی سے ہمکنار ہوتے ہوئے آہستہ آہستہ بنیادی عقیدے سے انحراف کرنا شروع کر دیا۔ اور یہ تحریک زوال پذیر ہو گئی۔ ملیر نے پھر کسی اور تاریخ کا تعین نہیں کیا چونکہ لوگ مایوس ہو کر اپنے مذہبی عقیدہ سے منحرف ہونا شروع ہو گئے اور مسٹر ملیر کی لیڈر شپ ختم ہو گئی۔

(۳) ملیر کے ہمنواؤں میں ۲۲ر اکتوبر ۱۸۴۴ء کی تاریخ نزول مسیح کے لیے راسخ ہو چکی تھی بہت سے لوگ یہ عقیدہ چھوڑ کر ملیر سے الگ ہو گئے لیکن ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا جنہوں نے اپنے آپ کو مسٹر ملیر سے تو علیحدہ کر لیا لیکن اپنے عقیدہ نزول مسیح کو کلیتہً خیرباد نہ کہا۔ ان لوگوں نے اپنے لیے ایڈونٹسٹ ADVENTIST کا نام پسند کیا۔ یعنی بعثت مسیح کا عقیدہ رکھنے والے۔ اس طرح ایک نئے گروہ کی بنیاد پڑی جس کا لب لباب آسمانی اور زمینی نشانات پورا ہونے کی وجہ سے مسیح کی دوسری بعثت کا انتظار تھا۔ اس گروہ کے بنیادی نظریات وہی تھے جو ولیم ملیر نے پیش کیے تھے۔ پھر اس گروہ کی چار شاخیں ہو گئیں۔ ان میں سے ایک بڑا گروہ SEVENTH ADVENTIST CHURCH سیونتھ ایڈونٹسٹ چرچ کے نام سے معروف ہوا اس گروہ کی لیڈر شپ ایک خاتون ایلن گولڈ وائیٹ کے ہاتھ آئی جو اس اجتماع میں شامل رہی تھیں جسے مسیح کے نزول کا انتظار تھا اور ولیم ملیر کے قریب رہنے سے اس عقیدہ سے منحرف نہیں ہوئی کہ حضرت مسیح کی دوسری بعثت ہونی ہے۔ اگرچہ ۲۲ر اکتوبر ۱۸۴۴ء کو ظاہری طور پر حضرت مسیح دوسری بار اس دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے۔ لیکن حقیقی طور پر مسیح کی بعثت ثانی کا دور شروع ہو چکا ہے۔ اور ۲۲ر اکتوبر ۱۸۴۴ کے بعد کسی بھی وقت حضرت مسیح اس دنیا میں تشریف لانے والے ہیں۔

آجکل داخلی طور پر اس چرچ میں کچھ بنیادی تنازعات پیدا ہو گئے ہیں اور نیوز ویک ۴ر جنوری ۱۹۸۲ء کی رپورٹ کے مطابق اس چرچ کی انتظامیہ کا قریب قریب یہ عقیدہ ہے کہ بنیادی تنازعہ کا تصفیہ مسیح اپنی بعثت ثانی کے وقت بنفسِ نفیس کریں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ گروہ اس امید پر ابھی تک قائم ہے کہ کسی بھی وقت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔

۴۔ جیسے کہ اوپر ذکر آچکا ہے ۲۲ اکتوبر ۱۸۴۴ء کا دن گزر گیا اور مسیح آسمان سے نہ اترے اس وقت منتظرین مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ کچھ اپنے بنیادی عقیدہ سے بالکل منحرف ہو گئے لیکن کچھ کسی نہ کسی رنگ میں مسیح کی بعثت ثانی کے قائل رہے۔ ایک گروہ اس وقت ایسا تھا جس کی ترجمانی پادری چارلس بیلیس نے کی۔ اس نے بعد میں ایک کتاب شائع کی جس کا نام "آخری مذہبی جنگ" تھا اس کتاب کی تین جلدیں تھیں۔ اور لب ولباب یہ تھا۔

"زمینی اور آسمانی بشارتوں سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بعثت ثانی یقینی ہے۔ اگرچہ پہلی تاریخوں کے تعین میں غلطی لگی تھی:

(۱۴ اپریل ۱۸۴۴ء؛ ۲۲ مارچ ۱۸۴۴ء، ۲۲ اکتوبر ۱۸۴۴ء) لیکن غور کرنے سے پتہ چلا ہے کہ مسیح اسی دنیا میں ۱۸۵۸ء میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔

لیکن ۱۸۵۸ عیسوی بھی گزر گیا۔ اور پادری بیلیس کے اعلان کے مطابق مسیح کی دوسری بعثت نہ ہوئی اس کے ہمنواؤں کو مایوسی کا شکار ہونا پڑا چونکہ ان کے بنیادی عقیدے پر بھی کاری ضرب لگی اور انہیں مسیح آسمان سے اترتے ہوئے دکھائی نہ دیئے۔

۵۔ مسیح کے منتظرین کا ایک اور گروہ بھی پیدا ہوا اور اس کی ترجمانی پادری روبیس نے کی اور ایک کتاب تصنیف کی جس کا عنوان تھا "انبیاء کرام کی آواز" یہ کتاب ۱۸۶۶ عیسوی میں شائع ہوئی۔ اس کا لب لباب یہ تھا۔

"یہاں اس بات کا اعادہ کرنا ضروری ہے کہ جن پیشگوئیوں کا متعلق مسیح کی آمد ثانی سے ہے اور اس کتاب میں تفصیل سے ان پر بحث ہو چکی تھی وہ تمام علامتیں پوری ہو چکی ہیں اور مسیح کی بعثت ثانی کسی بھی وقت ممکن ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ حضرت مسیح ۱۸۶۹ء تک اس دنیا میں دوسری بار تشریف لے آئیں گے لیکن ۱۸۷۵ء تک مسیح کی بعثت یقینی ہے"۔

کتاب کے ۱۸۶۶ء کے شائع ہونے کے بعد ۱۸۶۹ء اور پھر ۱۸۷۵ء سال بھی گزر گئے لیکن اس گروہ کے لیے بھی مسیح کی بعثت ثانی نہ ہوئی اور انہیں مایوس ہونا پڑا اگرچہ اس بعثت سے متعلق تمام علامتیں پوری ہو چکی تھیں مگر مسیح آسمان سے اترتے نظر نہ آئے۔

۶۔ پھر منتظرین مسیح کی ترجمانی امریکن مشن نے بھی کی اور بتایا کہ ۱۸۸۹ء عیسوی کا سال قطعی ہے جب حضرت مسیح دوسری بار اس دنیا میں موجود ہوں گے۔ چونکہ تمام پیشگوئیاں اور علامتیں عظیم الشان بعثت سے متعلق معرض وجود میں آچکی ہیں۔ اس کتاب کا نام امریکن مشن نے متنیم ڈان رکھا اور یہ بھی لکھا حضرت آدم سے لے کر ۱۸۷۲ عیسوی تک ۶ ہزار سال عرصہ ہوتا ہے اور اس کے بعد یہ دنیا ساتویں ہزار سال میں داخل ہوگی اور اس لیے اس وقت یقینی طور پر حضرت مسیح کی بعثت ثانی ہونی ہے۔ چونکہ تمام توشتوں کے مطابق حضرت آدم سے ساتویں ہزار سال کے آغاز پر حضرت مسیح دوسری بار یقینی طور پر تشریف لے آئیں گے۔

بہت سے عیسائی محققین اس بات پر اتفاق کر رہے تھے کہ پیشگوئیوں کی بناء پر نیز زمین اور آسمانی نشانات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح کی دوسری بعثت کسی بھی وقت ۱۸۷۲ء عیسوی سے ۱۹۰۰ء تک ہونی چاہیئے۔

امریکن مشن نے ۱۸۷۲ء عیسوی کے بعد ایک اور کتاب "آقا کی واپسی" کے نام سے شائع کی اور لکھا کہ ۱۹۰۰ء عیسوی میں "ہم حضرت مسیح کی بعثت ثانی کے دور میں جی رہے ہوں گے"۔

موعود مذاہب حضرت مسیح کے ان منتظرین کے لیے اگرچہ تمام علامتیں اور شہادتیں پوری ہو چکی تھیں لیکن ان کے لیے مسیح دنیا میں دوسری بار تشریف نہیں لائے اور باوجود اس کے کہ حساب کتاب کی رو سے مسیح کے بعثت ثانی کے دور میں جینے کا ذکر کیا لیکن اس وجود باوجود کو پہچاننے سے محروم رہے۔

۷۔ منتظرین نزول مسیح کی ڈھارس کے لیے کلیو لینڈ اوہایو امریکی سے پادری کیومنگ (CUMMING) نے ایک کتاب عنوان "اختتام دنیا" ۱۸۷۹ میں شائع کی اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے۔

"ایسے لگتا ہے کہ آج کے اخبارات میں ایسی ایسی باتیں شائع ہو رہی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی پوری ہوئی۔ کہ خدا کی مرضی پوری ہو چکی اور مسیح، دنیا میں آچکا! چونکہ خدا کی طرف سے ایک پیشگوئی کا پتہ چلتا ہے اور اخبارات فوراً اس کا ریکارڈ پیش کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ آج کے نامہ نگار محض واقعات کو پیش نہیں کر رہے بلکہ غیر شعوری طور پر ایسی بشارتیں پیش کر رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح کی دوسری بعثت کا زمانہ آپہنچا۔ پتہ ہے تاریخ کا دوسرا نام کیا ہے۔ پیشگوئی کا پورا ہونا اور پیشگوئی کیا ہے؟ تاریخ جو ابھی پوری نہیں ہوئی"۔

یہ کتاب تین چار جلدوں میں شائع ہوئی اور کثرت سے فروخت ہوئی۔ لیکن منتظرین مسیح کے لیے مایوسی کا باعث بنی۔

۸۔ ۳۰ دسمبر ۱۸۶۴ کے ایک اخبار میں خبر آئی:

"وینٹ ملو کے مقام پر ایسے لگتا ہے جیسے پہاڑ نے اپنا منہ کھول دیا اور اس سے ایسی آگ نکلی کہ پہلے کبھی دیکھنے یا سننے میں نہیں آئی اگلے دن فضا اس قدر گرم تھی کہ سانس لینا دشوار ہو رہا تھا اور ایسے ایسے پہاڑوں سے جھلستی آگ باہر آرہی تھی جو برف سے ڈھکے پڑے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ روم میں بھی بہت نقصان ہوا اس قدر کہ گمان ہوتا کہ روم صفحہ ہستی سے ہی نابود نہ ہو جائے۔ اور یہ زمانے کی شہادت ہے کہ مسیح کے نزول کا وقت آپہنچا۔

۹۔ ایک اور اخبار نے لکھا:۔

قسطنطنیہ میں ایک اور زوردار زلزلہ آیا۔ روز بروز ایسے ایسے جھٹکے آتے رہے کہ انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا کہ مسیح کی دوسری بعثت کا زمانہ تو نہیں آگیا۔

۱۰۔ ایک خبر یوں شائع ہوئی۔

۱۸۴۹ء سے ایک وباء دنیا میں آئی لوگوں نے اسے ہیضہ کہا یہ وباء اس سال ختم نہیں ہوئی بلکہ تھوڑی دیر کے لیے التوا میں پڑ گئی۔ ۱۸۵۳ء میں اس نے پھر منہ نکالا۔ اور ۱۸۵۴ء میں اپنے انتہائی عروج سے پھر سامنے آئی کہ لوگ بے اختیار پکار اٹھے! جناب! یہ ہیضہ کی وباء نہیں بلکہ "سیاہ موت" ہے جو یہ پیغام بھی لائی ہے کہ کیا ہم مسیح کے دور ثانی میں تو داخل نہیں ہو رہے۔

۱۱۔ ایک اطلاع یہ شائع ہوئی:۔

امریکہ۔ اٹلی۔ برطانیہ۔ فرانس۔ سپین میں ہیضہ کی وبا اس طرح مسلط ہوئی کہ پانچ سال تک اس سے چھٹکارا نہیں ملا۔ اگر ان علاقوں میں کوئی شخص نہایت ماہر ڈاکٹروں سے پوچھتا کہ ڈاکٹر صاحبان! یہ کیا وبا ہے تو وہ کہتے: یہ کوئی عجیب وغریب شے ہے جس کے بارے میں ہم نہ بیان کر سکتے ہیں نہ کوئی وضاحت کر سکتے ہیں۔ ۱۸۵۴ء میں اس وبا نے کسی جنس کو نہیں چھوڑا اور ڈاکٹر صاحبان بار بار کہتے کہ ایسی بیماری جو ان کے ہاتھوں عام اور معمولی تھی اچانک ایک عجیب رخ اختیار کر گئی ہے اور ایسی مہلک بن گئی کہ خود انہی کے ہاتھوں لاعلاج بن گئی۔ پھر انسان یہ سوچتا۔ کہ کیا یہ پیشگوئیاں وہی تو نہیں جنہیں مسیح کے دور ثانی کی نشاندہی کرنا تھی۔

۱۲۔ ۱۸۷۹ء میں بہت سے عیسائی سکالر زبانی اور تحریری طور پر بتا رہے تھے کہ مسیح کی بعثت ثانی کا زمانہ آگیا ہے اور منتظرین مسیح بار بار یہ دعائیں کر رہے تھے:۔

آئیے! ہمارا آقا یسوع جلدی آئیے
چونکہ وقت کی آواز پکار پکار کر کہہ رہی ہے
اور اے آقا! ایسا ہو کہ پھر بجنے والا گھڑیال
یہ منادی اور اعلان ہے کہ آپ ہمارے درمیان
آگئے:

اور یہی وہ زمانہ تھا جب سیدنا حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ مجھے خدا نے اس منصب پر مامور کیا ہے جو مذاہب عالم کے موعود سے متعلق ہے۔

نیز فرمایا:۔

؎ امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

(باقی)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

بقیہ:۔ خطبہ جمعہ

کہ انسان کلیتہً اپنے رب کا ہو جائے اور اس اعلیٰ ترین ذات کی نقالی کرے اس طرح سے اس اعلیٰ ماڈل کے پیچھے چلنے والے کا اپنا ہی فائدہ ہے اس اعلیٰ ماڈل کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اسلام نے جس ذات کی پیروی کی تلقین کی ہے اس ذات کی کوئی حد نہیں نہ کمیت میں نہ کیفیت میں نہ وقت میں اور نہ شش جہات کے لحاظ سے۔ اس طرح سے اس ذات کی پیروی کرنا جس کی صفات کی کوئی حد نہ ہو گویا لامتناہی ترقیات کی طرف دعوت دینا ہے اور بندہ جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی ذات میں منعکس کرے گا اتنا ہی وہ خدا نما وجود بنتا جائے گا۔ اور پھر ایک مرحلہ یہ بھی آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بندے کے ہاتھ میں اپنے بندوں کی تقدیر پکڑا دیتا ہے۔ کوئی نبی خدا تعالیٰ کی صفت مالک یوم الدین کا اس رنگ میں مظہر نہیں کہ خدا نے اسے بندوں کی مالکیت عطا کر دی ہو برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کر دی اور آپ کو بندوں کی شفاعت کرنے کا مرتبہ عطا کیا۔

حضور نے فرمایا جتنا زیادہ کوئی شخص عبادت کرنے والا ہوگا اتنا زیادہ وہ بندوں کے حقوق ادا کرنے والا ہوگا ورنہ وہ غاصب بن جائے گا اور سوسائٹی کے لیے دکھ پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ یہ عبادت کا وہ حقیقی مفہوم ہے جو قرآن کریم نے سکھایا ہے اس پہلو سے دیکھا جائے تو عبادت تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے جتنا اس چشمہ سے منہ موڑو گے اتنا زیادہ بدیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ یہ خلاصہ ہے انسانی زندگی کا۔

حضور نے فرمایا تاہم بہت سے عبادت کرنے والے بھی ہوتے ہیں جو بندوں کا حق مارتے ہیں ان سے ظلم وتعدی کا سلوک کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق قرآن کریم یوں فرماتا ہے۔

فویلٌ للمصلین الذین ھم
عن صلاتھم ساھون الذین
ھم یراءون ویمنعون الماعون

کہ ہلاکت ہے نماز پڑھنے والوں کے لئے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ قرآن میں ہر جگہ نمازی کی تعریف کی گئی ہے۔ مگر یہاں بعض لوگوں کی نماز کو قرآن رحمت کی بجائے ہلاکت قرار دیتا ہے یہ ایسے نمازیوں کے لئے ہے جو نماز کے مفہوم سے ناواقف ہیں، جو نماز کو دکھاوے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں اور اپنی نمازوں کو تکبر کا ذریعہ بناتے ہیں، محض نمائش اور محض نفس کی بڑائی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ یہ وہ نماز ہے جس کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ ایسے لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں مگر بنی نوع کے حقوق ادا نہیں کرتے، چھوٹی چھوٹی باتوں میں کنجوسی کرتے ہیں، غریبوں کا حق ادا نہیں کرتے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسایہ بھوکا ہے تو پرواہ نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا اس مرحلے پر آکر نماز کا ایک پہلو حقوق اللہ کی ادائیگی بن جاتا ہے۔ اور بندوں کے حقوق ادا کئے بغیر نماز بے کار اور بے فائدہ ہو جاتی ہے

حضور نے فرمایا اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ ایک ظاہری طور پر اور دوسرے اس کی روح کی حفاظت کے رنگ میں ان دونوں پہلوؤں میں بڑی گنجائش اصلاح کی موجود ہے۔ حضور نے احباب جماعت کو متوجہ فرمایا کہ یہ بات دیکھنے میں آرہی ہے کہ ربوہ میں نماز کا وہ معیار نہیں رہا جو قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گھروں میں وہ تلقین نہیں رہی جو نمازی پیدا کرتی ہے قرآن کریم نے نماز جاری رکھنے کا ایک گر بتایا ہے حضور نے فرمایا ابھی جو میں نے آیات تلاوت کیں ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی اس بڑی پیاری عادت کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے اور ان کی یہ عادت ان کے ربّ کو بڑی پسند تھی۔

حضور نے فرمایا نمازوں کا قیام اور استحکام گھروں سے شروع ہوتا ہے قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ! تو بھی اپنے اہل کو نماز کا حکم دیا کر اور یہ ایسی بات نہیں کہ ایک دو دفعہ کہنا اور توجہ دلانا کافی ہو جائے بلکہ مستقل مزاجی سے اس عادت پر دوام اختیار کرو یہ ایک دو دن ایک دو ماہ یا ایک دو سال کا قصہ نہیں بلکہ جب تک زندہ رہو جب تک طاقت ہو صبر سے اس پر استقامت اختیار کرو۔ حضور نے فرمایا صحابۂ کرام میں یہ بات دیکھی گئی تھی کہ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کسی حالت میں بھی ترک نہ کرتے تھے جن ماں باپ نے اپنے بچوں کو نماز کی تلقین پر دوام اختیار کیا ان کے گھر گویا نمازیوں کی فیکٹریاں بن گئے ان کی نسلوں میں آج بھی بکثرت نمازی ہیں اور یہ عادت نسلاً بعد نسلٍ چلتی چلی گئی اور جن کے گھروں میں نماز کا دستور تھا مگر بیویاں کمزور تھیں یا آگے شادیاں بے نمازیوں میں ہو گئیں ان کی نسلوں میں بے نماز آگئے اور جہاں شادیاں نمازیوں میں ہوئیں ان کی نسل میں نماز مستقل طور پر قائم ہو گئی۔

حضور نے جماعت کی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کو تلقین فرمائی کہ وہ بڑی کوشش اور جدوجہد سے نماز کی عادت پیدا کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے نماز سے محبت کی نیک عادتوں کی مثالوں کے ضمن میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا ذکر فرمایا جن کو نماز باجماعت سے ایسا عشق تھا کہ اگرچہ دل کے مریض تھے ڈاکٹروں نے کہیں آنے جانے سے شدّت سے منع کیا تھا مگر پھر بھی بہیوں والی کرسی پر بیٹھ کر مسجد آتے اور جب گھر مسجد سے دور ہو گیا تو گھر کو مسجد بنا لیا اور اطراف کے احمدیوں کو بتا دیا کہ میرا گھر مسجد ہو گا اور اس میں مسجد کا تمام التزام اور سہولت مہیا ہو گی۔ چنانچہ پانچ وقت نمازیوں کو ہر سہولت میسر ہوتی یہ عادت آگے ان کی اولاد میں بھی رہی۔

حضور نے فرمایا قادیان میں نماز کا اتنا شوق تھا کہ وہاں کے پاگل بھی نمازی ہوتے تھے۔ ایسے پاگل جو اپنے ہوش گنوا بیٹھتے تھے وہ بھی نماز کے وقت مسجد میں پہنچ جاتے تھے حضور نے اس ضمن میں ایک ایسے ہی دوست مکرم راجہ اسلم صاحب کا ذکر کیا جو باقاعدگی سے مسجد میں آتے تھے اور آخر وقت میں ان کے بارے میں یہ پتہ چلا تھا کہ وہ تبلیغ کے ارادے سے روس کی طرف نکل گئے تھے اور پھر کس نے ان کو نہیں دیکھا۔

حضور نے فرمایا عبادت میں یہ انہماک حضرت مسیح موعود کے صحابہ اور تابعین تک شدّت سے جاری رہا۔ اب جبکہ تابعین اور تبع تابعین کا دور ہے اگر بشدت نماز کی حفاظت نہ کی گئی تو ڈر ہے کہ کہیں بے نمازی نہ پیدا ہونے لگ جائیں

حضور نے فرمایا اب جلسہ سالانہ کی آمد ہے اور اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی برکت سے ربوہ کے تمام گھروں کو غیر معمولی حیثیت عطا کرنے والا ہے جو مہمان نمازی گھروں میں آئیں گے ان کی نمازوں کا فیض ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ یہاں آنے والے بے نماز بھی نمازی بن جائیں گے لیکن یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر کوئی گھر بے نماز ہوا تو آنے والوں کو بھی نماز سے غافل کر دے گا اور بے نمازی کی حالت ان کے ذریعے سے دنیا میں پھیل جائے گی۔ حضور نے فرمایا ربوہ کے گھروں کو جلسہ آنے کے ساتھ ساتھ زینت اختیار کرنے کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے اور ربوہ کو عزیب دلہن کی طرح سجا دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں اصل زینت تو نماز اور تقویٰ ہے اس لئے نمازیں سنوار کر گھروں کو زینت دو بار بار بچوں کو یاد دلا کر ہر گھر کو اس کے ذکر کا گہوارہ بنا دو تاکہ جلسے پر آنے والا کمزور احمدی بھی ذکر کی عادت لے کر گھر لوٹے۔

حضور نے تنبیہ فرمائی کہ نمازوں کے بغیر ہم دنیا بھر کی تربیت کے اہل نہیں بن سکتے

نماز جمعہ کی طرف توجہ

حضور نے نمازوں کی طرف توجہ دلانے کے ضمن میں نماز جمعہ میں بھی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ گھروں میں تلقین کر کے جمعہ میں بھی حاضری بڑھائی جائے ربوہ کی آبادی کی نسبت سے جتنی تعداد کو جمعہ میں آنا چاہیئے اتنی تعداد میں نہیں آتے حضور نے فرمایا جو گھر ذکر الٰہی سے خالی ہے اس کی حیثیت ویرانہ کی سی ہے جہاں بے نمازی پیدا ہوں وہ گھر آئندہ نسلوں کے لئے نحوست کا گھر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ تلقین ہمیں گھروں تک پہنچانی پڑے گی اور جب تک خدا تعالیٰ کی واضح تلقین کی روشنی میں بار بار صبر کے ساتھ اس کی تلقین جاری نہ رکھی جائے گی مطلوبہ نتائج پیدا نہ ہوں گے حضور نے اعلان فرمایا کہ آج سے لے کر جلسہ تک بکثرت ایسے ناصحین کی ضرورت ہے جو گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کر ہوش دلائیں۔ حضور نے فرمایا۔ ربوہ کے تمام بالغ مرد اور بچے اگر مساجد میں آنا شروع کر دیں تو میرا اندازہ ہے کہ ساری مساجد چھوٹی ہو جائیں گی اور فوری توجہ مساجد میں توسیع کرنے کی طرف ہو جائے گی اس طرح سے ربوہ میں وسیع مکانک کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔

حضور نے دعا کی کہ ہم نماز کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور نماز ہمارے حقوق ادا کرے اور وہ تمام فیض جو نماز سے وابستہ ہیں خدا کرے کہ ہمیں سب سے زیادہ پہنچیں آمین۔

حضور نے ایک بجکر تین منٹ پر خطبہ شروع فرمایا اور ایک بجکر ۳۶ منٹ پر اختتام فرمایا اس طرح سے حضور نے ۳۳ منٹ تک خطبہ ارشاد فرمایا۔ نماز کھڑی ہونے پر حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت پرائیویٹ سیکرٹری مکرم میجر (ریٹائرڈ) حمید احمد کلیم صاحب نے صفیں درست کروائیں اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔

پردہ ٹھوکر سے بچاتا ہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ پردہ کے بارے میں اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے جب پردہ ہو گا۔ ٹھوکر سے بچیں گے ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں سیریں کریں کیونکر جذباتِ نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے ..... اسلامی تعلیم ایسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اُس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی " (ملفوظات جلد اوّل صہ ۳۳)

(نظارت اصلاح وارشاد ــــ ربوہ)

قرآن مجید سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَہٗ

"اے مسلمانو! تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو خود قرآن مجید سیکھے اور پھر اُس کی تعلیم دوسرے لوگوں کو دے۔"

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب اور کامل شریعت ہے انسانوں کی سب ضرورتوں کا حل اس میں موجود ہے انسان کے لئے قربِ الٰہی پانے کے تمام طریقے اس میں بیان کر دئے گئے ہیں انسان کے ذاتی کمال کے لئے بھی اس پاک کتاب کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور دوسروں کی راہنمائی اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے بھی اس کتاب کا جاننا ضروری ہے پس ہر خیر و برکت کے حصول کا ذریعہ قرآنِ مجید ہے حضرت اقدس کے الہامات میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام بھلائی قرآن مجید میں ہے لہٰذا ہم سب احمدیوں کا فرض ہے کہ قرآنِ مجید کو سیکھیں اسی کا علم حاصل کریں اور دوسروں کو بھی قرآنِ مجید سکھائیں۔

احباب کو چاہیئے کہ یہ نیک کام یعنی قرآنِ مجید کے سکھلانے کا کام اپنے گھروں سے شروع کریں اپنے اہل و عیال کو علم قرآن سے بہرہ ور کریں مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ــــ تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ "خود کام کرنا" ہے۔ "مہتمم تحریک جدید"

مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں اجلاس عام

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دہلی دروازہ کی زیر نگرانی ۲۲ اکتوبر ۸۲ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد چھ ماہ قبل منعقد ہونے والی تعلیمی کلاس میں اوّل دوم اور سوم رہنے والے خدام کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ تقسیم انعامات سے قبل مکرم ناظم الدین صاحب قائد مجلس نے مختصر خطاب میں اس اجلاس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔

اس کلاس میں قرآن کریم کے امتحان میں بشارت احمد صاحب حلقہ چاہ میراں اوّل آفتاب جمیل صاحب مصری شاہ دوم منور علی صاحب حلقہ چاہ میراں سوم رہے اور انعامات کے مستحق قرار دیئے گئے۔

تمام سال کی علمی کارکردگی کی بنا پر حلقہ چاہ میراں کو اوّل قرار دیا گیا اور ٹرافی دی گئی۔ اس طرح مسلسل تین سال سے سالانہ اجتماع پر سب سے زیادہ خدام چاہ میراں کے حلقہ سے گئے۔ اس لیے ان کو ایک رننگ ٹرافی دی گئی۔ اسی حلقہ کے ایک طفل کو سالانہ اجتماع ربوہ پر سائیکل پر جانے کی وجہ سے حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا اس کے بعد مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے خطاب فرمایا۔ آپ نے قیادت دہلی گیٹ کے اس پروگرام کو سراہا اور حضرت اقدس اور خلفاء احمدیت کے عشق قرآن کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے خدام کو تعلیم القرآن کی طرف پوری توجہ کرنے اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کی تحریک فرمائی دعا پر یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ (بحمد اللہ۔ معتمد خدام الاحمدیہ قیادت دہلی دروازہ لاہور)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم مبارک احمد صاحب معرفت موسیٰ انیڈ سنز سائیکل مرچنٹ نیلا گنبد روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ سعیدہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں مبلغ دو ہزار روپے مرحومہ کی ذاتی امانت ۸۵۷۸/۸۵-۲-۸ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہیں رقم مذکور مکرم لئیق احمد صاحب دارالسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کو ادا کر دی جاوے میرے علاوہ درج ذیل وارثان کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) مبشر احمد صاحب (۲) مظفر احمد صاحب (۳) منور احمد صاحب (۴) صادقہ بیگم صاحبہ (۵) منیر احمد صاحب (۶) ناصر احمد صاحب۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد محمود اقبال صاحب قائمقام پرنسپل نصرت ہائی سکول گیمبیا مغربی افریقہ کی اہلیہ محترمہ رحمۃ الحی صاحبہ کافی عرصہ سے سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز خاکسار کافی عرصہ سے "بلڈ شوگر" کی بیماری میں مبتلا ہے اہلیہ ام مشہود صاحبہ جلدی بیماری اور گھٹنوں کی درد کے عارضہ میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم دونوں کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی تکلیف اور پریشانیوں سے نجات فرمائے۔ آمین

(محمد مشہود اقبال ۹/۴ وحدت کالونی لاہور)

- میری امی جان مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی کافی لمبے عرصے سے انجائینا اور دل کی تکلیف سے بیمار ہیں اب تقریباً دو ماہ سے معدے میں السر بھی ہے تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر تادیر ان کا سایہ سلامت رکھے آمین

(زاہدہ راحت ڈرگ روڈ۔ کراچی)

- میری نواسی بجلی کا کرنٹ لگنے کی وجہ سے جل گئی تھی۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے نیز میری اہلیہ محترمہ بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں ہر دو کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(فتح محمد خاں سرفراز منزل دارالنصر غربی۔ ربوہ)

- میرے بہنوئی مکرم قریشی عبداللطیف صاحب آف اوکاڑہ کا مثانہ کا اپریشن مشن ہسپتال ساہیوال میں ہوا ہے نیز میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم ہر دو کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم ملک بلال الدین اے/۴ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

قائدین و ناظمین اطفال سے التماس

مجالس اطفال الاحمدیہ ۲۰ نومبر سے ۳۰ نومبر تک عشرہ وقفِ جدید دفتر اطفال مناکر مرکز کے دیئے ہوئے ٹارگٹ کے صد فیصد حصول کی کوشش فرمائیں اور رپورٹ سے مرکز کو آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ٹینڈر نوٹس

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے سال رواں کی فیس یا تجدیدی فیس جمع کروا رکھی ہے سے سربمہر آئیٹم پرسنٹیج ریٹ کپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ ٹینڈرنگ ریٹس کمیٹی ٹینڈر رکھنے کی تاریخ برائے کام بلڈنگ، بجلی اور واٹر سپلائی سینٹری انسٹالیشن مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل تاریخوں کو کھولے جائیں گے ٹینڈر بوقت ۲ بجے ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ مشروط بذریعہ تار یا بذریعہ یا بذریعہ ٹیلی فون یا بغیر زرِ ضمانت ٹینڈر وصول نہیں کئے جائیں گے۔ زرِ ضمانت صرف ڈیپازٹ ایٹ کال کے ذریعے آنی چاہئیں۔ رجسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختار نامہ جو کہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو۔ ٹینڈر کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی ایک فرم یا تمام ٹینڈروں کو بلاوجہ بتائے منسوخ کر دے ٹینڈر فارم مندرجہ ذیل تاریخوں کو ٹھیک ۹، ۱۰ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ باقی تفصیلات یا شرائط زیر دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات میں معلوم کی جا سکتی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرِ ضمانت	معیاد	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ
۱۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت بمعہ سروسز چک ۲۰۵ ج ب تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹,۸۰۰/-	۹ ماہ	۲۴-۱۱-۸۲
۲	پنجاب میں ایک لاکھ ٹن مقدار کیپسٹی کے گوداموں کی تعمیر بمعہ بیرونی ڈویلپمنٹ				
(i)	چک ۱۱ ج ب تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ ۴۰۰۰ ٹن	۸,۰۰,۰۰۰/-	۱۶,۰۰۰/-	۵ ماہ	"
(ii)	گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ ۳۰۰۰ ٹن	۶,۸۰,۰۰۰/-	۱۴,۰۰۰/-	"	"
(iii)	احمد پور سیال " " " ۲۰۰۰ ٹن	۵,۵۰,۰۰۰/-	۱۱,۰۰۰/-	"	"
۳۔	کنٹین کیفے ٹریہ گورنمنٹ کالج شورکوٹ ضلع جھنگ (بقیہ کام) ریمنگ ورک	۷۵,۰۰۰/-	۱,۵۰۰/-	۲ ماہ	"

ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ

IPL 8287

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات و ناصرات اور مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

ناظم مال وقف جدید ربوہ

چندہ دفتر اطفال وقفِ جدید کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرماویں

ولادت

● خاکسارہ کے بڑے بیٹے عزیزم ظفر اقبال ملک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۰ نومبر کو لڑکا عطا کیا ہے نومولود مکرم مفتی عابد حسن صاحب آف پشاور کا نواسہ اور مکرم ملک محمد اکبر علی صاحب بٹالوی (مرحوم) کا پوتا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(مسعودہ اختر اہلیہ ملک اکبر بٹالوی مرحوم کراچی)

● عاجزہ کے بھائی منصور احمد آف احمد نگر اسٹیٹ سندھ کو شادی کے اٹھارہ سال بعد خدا تعالیٰ نے ۱۰ نومبر ۱۹۸۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور چوہدری رحمت علی صاحب باجوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادم دین بنائے نیز والدین کے لئے قرۃ العین اور بزرگوں کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

(بیگم چوہدری مظفر احمد نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر)

● خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم عطاء اللہ امینی سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ اکتوبر کو جرمنی میں دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ نومولود کا نام فہد محمود رکھا ہے نومولود مکرم چوہدری علم الدین صاحب ٹھیکیدار (مرحوم) ربوہ کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے نیک، دین کا خادم اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین۔

(محمود احمد امینی پارک شاٹو۔ انگلستان)

عشرہ اصلاح و ارشاد

۲۰ سے ۳۰ نومبر تک منایا جائے اور نئے دیہات کو احمدیت کے نور سے منور کیا جائے زعما مجالس انفرادی و اجتماعی پروگرام مرکزی ہدایات کی روشنی میں بنائیں سب اراکین سے عملدرآمد کروائیں، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ نیز اُن کی مجلس عاملہ کے ممبران دوروں کے ذریعہ اس اہم کام کی نگرانی و رہنمائی فرمائیں۔

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

● ہماری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی زوجہ مرحوم چوہدری مولا بخش ارائیں سکنہ کوٹ مولا بخش ضلع نواب شاہ مورخہ ۹/۱۱/۸۲ بوقت ایک بجے دوپہر اپنے فرزند مکرم چوہدری محمد اسلم کے پاس باندھی ضلع نواب شاہ میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ مورخہ ۱۱/۱۱/۸۲ کو ربوہ لایا گیا اور احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں بوقت نو بجے صبح مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے نماز جنازہ پڑھائی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۱۵ میں ہوئی تدفین کے بعد مکرم رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۵ لڑکے اور ۴۲ پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ وفات کے وقت عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔

حضور انور کے از راہِ شفقت جنازہ کے ساتھ سندھ سے آئے ہوئے احباب کو شرف ملاقات بخشا اور دعا فرمائی۔ پسران کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ خاکسار چوہدری ناصر احمد صاحب ناصر آباد ربوہ
۲۔ مکرم بشارت احمد صاحب
۳۔ " " مبارک احمد صاحب
۴۔ " " صادق احمد صاحب
۵۔ " " محمد اسلم صاحب

احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ناصر احمد۔ ربوہ)

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب الیکٹرک چارج مین ریلوے کی بچی قمر النساء بعمر ۱۱ سال ۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء کو نشتر ہسپتال ملتان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل عطا فرماوے اور مرحومہ کو جنت میں جگہ دے۔ آمین۔

(جمال الدین شمس مربی سلسلہ مقیم ملتان)

اخبار کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینیجر

شکریہ احباب

میرے بھائی ملک بشارت احمد صاحب واقفِ زندگی (ابن حضرت ملک مولا بخش صاحب مرحوم) ۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو اسلام آباد میں بوجہ خرابیٔ جگر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

انہیں ۴ اکتوبر ۸۲ء کو عام قبرستان ربوہ میں دفن کیا گیا۔ ان کی وفات پر مجھے اور میرے بھائی کے بچوں کو اندرون ملک اور بیرون ملک سے ٹیلیفون۔ تاریں اور خطوط ملے ہیں۔ میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے اس غم میں شریک ہو کر صبر و ہمت سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور جملہ تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔

مرحوم بھائی نے اپنی زندگی کے ۲۶ سال ایک مخلص واقفِ زندگی کے طریق پر تحریک جدید انجمن احمدیہ میں مختلف عہدوں پر نہایت احسن طریق پر ریٹائرمنٹ تک گزارے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے چھوڑے ہیں بچوں میں صرف ایک بیٹا قابلِ شادی ہے باقی سب بفضل خدا اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ آخر میں ایک بار پھر احباب کا شکریہ اور دعا کے لیے درخواست ہے کہ وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

(ملک سعادت احمد ابن حضرت ملک مولا بخش صاحب شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ لاہور فون نمبر ۴۱۹۶۷۲، ۴۱۹۶۷۳)

صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں کارکنان درجہ اوّل کے لیے بی اے تمام مضامین پاس اور کارکنان درجہ دوم کے لیے تعلیمی قابلیت کم از کم مولوی فاضل میٹرک پاس ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ ناظر دیوان صدر کمیشن کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواستیں ۱۵ دسمبر ۱۹۸۲ء تک وصول کی جائینگی۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

علم کی تین قسمیں

سیدنا حضرت اقدس ـــــ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے علم کو تین درجوں پر منقسم کیا ہے یعنی

علم الیقین - عین الیقین - حق الیقین

اور عام کے سمجھنے کے لئے ان تینوں علموں کی یہ مثالیں ہیں کہ مثلاً ایک شخص دور سے کسی جگہ بہت سا دھواں دیکھے اور دھوئیں سے ذہن منتقل ہو کر آگ کی طرف چلا جائے اور آگ کے وجود کا یقین کرے اور اس خیال سے کہ دھوئیں اور آگ میں ایک تعلق لاینفک اور ملازمتِ تامہ ہے جہاں دھواں ہوگا ضرور ہے کہ وہاں آگ بھی ہو۔ پس اُس علم کا نام علم الیقین ہے اور پھر جب آگ کے شعلے دیکھ لے تو اس کا نام حق الیقین ہے۔

اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنم کے وجود کا علم الیقین تو اِسی دنیا میں ہو سکتا ہے پھر عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا اور عالم حشرِ اجساد میں وہی علم حق الیقین کے کامل مرتبہ تک پہنچے گا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۳۲-۱۳۱)

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ـــــ ربوہ)

وقارِ عمل سے وقارِ جماعت

قائدین مجالس ۱۰ دسمبر کو "مثالی وقارِ عمل" منائیں (مہتمم وقار عمل مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بارے میں مبینہ واقعات کی تردید

قائمقام صدر عمومی مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب کا وضاحتی بیان

قائمقام صدر عمومی مکرم مرزا عبد السمیع صاحب نے گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے منسوب بعض مبینہ واقعات کی تردید میں مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔

گذشتہ چند روز سے بعض اخبارات جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور مشرق قابلِ ذکر ہیں۔ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مبینہ طور پر ہونیوالے بعض واقعات کو بنیاد بنا کر بعض غلط، شرانگیز اور خلافِ واقعہ خبریں شائع کی جارہی ہیں۔ ان خبروں میں کہا گیا ہے۔ مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول کو سکول کے قریب واقع ہاکی گراؤنڈ میں بعض اساتذہ نے جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے گھیر کر مارا اور ان کی جیب سے ایک ہزار روپیہ بھی نکال لیا۔

دوسرا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام سکول میں ایسی نظمیں پڑھی گئی ہیں جن سے نعوذ باللہ ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ پریس کے موقر نمائندگان نے چند شورش پسندوں کی باتوں پر اعتبار کر کے یہ بے بنیاد جھوٹی اور فساد کو ہوا دینے والی خبریں شائع کر دی ہیں۔ اگر ہمارے صحافی حضرات تھوڑی سی تکلیف اٹھا کر ان واقعات کی خود چھان بین کر لیتے تو ایسی خلافِ واقعہ خبریں شائع نہ ہوتیں اور اس علاقہ کے امن و امان کو خطرہ لاحق نہ ہوتا۔

جہاں تک ماسٹر محمد نواز صاحب کو مارپیٹ کرنیکے الزام کا سوال ہے یہی بات اس کے رد میں کہنا کافی ہے کہ سکول اور کالجز قومیائے جانے کے بعد سے اب تک ربوہ میں کالج اور سکولز کے مرد اور عورت اساتذہ کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ یہ لوگ یہاں رہ رہے ہیں اور ان کے ساتھ کبھی بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف سے معاندانہ سلوک نہیں ہوا۔ اگر قومی پریس کے صحافی حضرات چاہیں تو وہ ربوہ میں تشریف لا کر خود ایسے اساتذہ سے ملاقات کر کے یہاں کے حالات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہاں غیر از جماعت اساتذہ کو مارا پیٹا اور تنگ کیا جارہا ہے ایک بہتان ہے جس میں کوئی حقیقت نہیں۔

جہاں تک ماسٹر محمد نواز صاحب کا تعلق ہے واقعہ یوں ہے کہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۲ء کو جمعہ کے روز سہ پہر کے وقت گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب واقع ہاکی گراؤنڈ میں ہاکی کے کھلاڑی گراؤنڈ کے اردگرد باڑھ لگا رہے تھے تاکہ راہگذر گراؤنڈ میں سے نہ گذریں۔ ان کے انچارج معروف انٹرنیشنل امپائر گریڈ ۱ عبداللطیف غزنوی صاحب ہیں جو اس گراؤنڈ میں عرصہ پانچ سال سے ہاکی کے کھلاڑیوں کو تربیت دے رہے ہیں۔

اسی دوران مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب وہاں سے گذرے اور باڑھ پھلانگ کر گراؤنڈ میں داخل ہو گئے۔ جس پر عبداللطیف غزنوی صاحب جو ماسٹر صاحب کو جانتے بھی نہ تھے نے آواز دیکر انہیں روکا اور کہا کہ ہم راستہ بند کر رہے ہیں تاہاکی گراؤنڈ خراب نہ ہو اور آپ باڑھ پھلانگ رہے ہیں۔ اس بات کے جواب میں مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب نے ایک ایسا بیہودہ، سخت اور معاندانہ جواب دیا جس کی توقع ایک پڑھے لکھے شخص سے تو کجا ایک ایسے جاہل شخص سے بھی نہ کی جاسکتی تھی جس کے دل میں شرافت کی تھوڑی سی بھی رمق ہو۔ ہم یہ جواب نقل کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔ انہوں نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں انتہائی بے ہودہ بات کہی تھی جس کو سن کر وہاں پر موجود ہاکی کے کھلاڑی سخت طیش میں آگئے اور قریب تھا کہ لڑائی ہو جاتی۔ لیکن عبداللطیف غزنوی صاحب نے صبر اور تحمل سے کام لیا اور کھلاڑیوں کو جواب دینے سے روکے رکھا۔ ماسٹر محمد نواز اس اثناء میں اسی قسم کی بیہودہ گوئی کرتے اور گالیاں دیتے ہوئے بورڈنگ ہاؤس چلے گئے۔

یہ ہے ماسٹر محمد نواز صاحب کی مارپیٹ کی کہانی یہ بھی یاد رہے کہ اس واقعہ کے وقت وہاں سکول کے اساتذہ میں سے ماسوائے ماسٹر محمد نواز صاحب کوئی بھی موجود نہ تھا۔ اس لئے احمدی اساتذہ کی طرف سے ان کو مارپیٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جہاں تک دوسرے الزام کا سوال ہے وہ بھی غلط ہے۔ خلاف واقعہ اور جھوٹا ہے اس سکول میں یا ربوہ کے کسی بھی کالج یا سکول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنیوالی (نعوذ باللہ) نظم پڑھے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سکول پہلے چنیوٹ میں اور پھر ربوہ میں گذشتہ تیس سال سے زائد عرصہ سے قائم ہے اور اس میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت طلباء کی تعلیم حاصل کرتی رہی ہے علاقے کے بیشتر غیر از جماعت طلباء اسی سکول میں پڑھتے رہے ہیں۔ اسی طرح چنیوٹ اور لالیاں کے طلباء بھی اپنے شہر کے سکول چھوڑ کر اس سکول میں پڑھنے آتے رہے ہیں۔ لیکن آج تک کسی شخص یا طالب علم نے اس قسم کا شرانگیز اور بے ہودہ الزام عائد نہیں کیا۔

پھر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سابق ہیڈ ماسٹر صاحب جو ۱۹۷۷ء سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء تک عرصہ ۵ سال اس سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ سے تعلق نہ رکھتے تھے وہ اس الزام کی تحقیقات کر کے اپنا فیصلہ بھی لکھ چکے ہیں جس میں انہوں نے یہ واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ الزام غلط اور جھوٹا ہے۔ اور ایسی کوئی نظم نہیں پڑھی گئی جس سے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں یہ بات بھی واضح طور پر لکھی ہے کہ ان کے گذشتہ ۵ سالہ ہیڈ ماسٹری کے دور میں ایک بار بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اس جگہ ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم احمدی اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہماری جانیں آپ پر فدا ہوں) کی عظمت کے قیام کے قیام کے لئے اپنی جان۔ مال اور عزت کو قربان کرنا اپنا فرض یقین کرتے ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ ان حقائق کے باوجود قومی پریس اس قسم کی بیہودہ اور جھوٹی خبریں شائع کر رہا ہے۔ ہمیں اس بات کا بھی دکھ ہے کہ ہمارے بچوں کو تعلیم دینے کے لئے حکومت نے جو اساتذہ مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کا یہ حال ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں یہ بھی نہیں سوچتے کہ ان کے مقدس پیشہ کا تقاضا کیا ہے۔ جماعت کے بغض میں وہ ہر جھوٹ اور فریب کو جائز سمجھتے ہیں۔ ہم ربوہ کے شہریان اس بیان کے ذریعہ مطالبہ کرتے ہیں کہ محکمہ تعلیم ایسے استادوں کے خلاف جن کا اپنا کردار ایسا ہو اور جو بلا تکلف جھوٹ بولیں اور بیہودگی کرتے ہوں فوری طور پر ایکشن لے اور ربوہ کے سکولوں میں ایسے اساتذہ تعینات کئے جائیں جو صحیح رنگ میں ہمارے بچوں کی تربیت کر سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ شعبہ تعلیم ہمارے اس جائز مطالبہ پر غور کریگا۔

بواسیر وغیرہ کی ادویات

PILES CURE — بواسیر خونی و بادی
Hemorrhoids Cure — ضدی، سخت مسے
Hemorrhage Cure — بہت زیادہ خون نکلے
FISSURE CURE — چیر اور کٹاؤ
FISTULA CURE — ناسور، بھگندر
CONSTIPATION CURE — قبض
Flatulence Cure — گیس، ہوا، ریح

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔ کیسوں سے 15/- فی کیور۔ پائلز آئنٹمنٹ 5/- ۔ لٹریچر فری۔

خاص سٹاکسٹس

لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک تیم خانہ
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
لاہور: مبشر میڈیکو چوک میو ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
جھنگ: خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ
خانیوال: شاہ کلینک نزد ریلوے اسٹیشن
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
حیدرآباد: نور میڈیکل سٹور شاہی بازار
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹورز بالمقابل پریس کلب صدر
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور۔ سبزی منڈی بازار
پشاور: علی برادرز کیمسٹ خیبر بازار
مردان: ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
راولپنڈی: الکیمسٹ کمرشل سنٹر سیٹلائٹ ٹاؤن
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ
اوکاڑہ: المستقیم میڈیکوز ہسپتال بازار
شیخوپورہ: الفیصل میڈیکل ہال سرگودھا روڈ

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گول بازار ربوہ فون 606

فوری ضرورت

ہمیں اپنے دواخانہ کیلئے مندرجہ ذیل اسٹاف کی ضرورت ہے
۱۔ سیلز مین ایک
۲۔ کارکن برائے مطب
عمر ۱۵ تا ۶۰ سال تنخواہ بالمشافہ طے کریں

ساجد دواخانہ۔ ربوہ

ربوہ میں کلرڈ فوٹو گرافی

فوٹو ٹائم

سٹوڈیو اینڈ کلر لیبارٹری گولبازار ربوہ
ہر قسم کی معیاری فوٹو گرافی کیلئے خدمت کا موقعہ دیجئے
دوکان نزد پوسٹ آفس ربوہ

اسٹرا۔ بانجھ پن۔ نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کے لئے امید کی کرن۔ اس کے علاوہ مردانہ، زنانہ خاص امراض کیلئے مفصل حالاتِ بیماری لکھکر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کریں۔
ایک خط لکھکر فہرست ادویات منگوا سکتے ہیں
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول

المنار دواخانہ۔ ربوہ

سب انصار بنیں ۲۰ تا ۳۰ نومبر "عشرہ اصلاح و ارشاد" منائیں۔ قائد اصلاح و ارشاد